آیات نمبر 110 تا 123 میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب دی گئی تھی اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین۔ ان واقعات کا سنانے کا مقصد اہل ایمان کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے اور مزید یہ کہ اہل ایمان کے دل کو تقویت حاصل ہو۔ منکرین کو تنبیہ کہ اب اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ یقیناً جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی تھی تو اس کتاب میں بھی اختلاف پیدا کر دیا گیا تھا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ کر دی گئی ہوتی تو ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور بے شک یہ لوگ اس قران کے بارے میں بھی بڑے تردّد انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اور بیشک وقت آنے پر آپ کا رب ان سب کو ان کے اَعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ یقیناً وہ ان کے سب اعمال سے خوب باخبر ہے ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ سو اے پیغمبر (ﷺ)! جیسا کہ حکم دیا گیا ہے آپ کو اور آپ کے وہ ساتھی جو کفر سے تائب ہو چکے ہیں ثابت قدم رہیں اور حد سے تجاوز نہ کریں اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ بیشک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ان ظالموں کی طرف ذرا بھی نہ مائل ہونا ورنہ تم بھی جہنم کی آگ کی لپیٹ میں آ جاؤ گے پھر اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار ہو گا اور نہ ہی تمہیں

کہیں سے مدد پہنچ سکے گی ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اور اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! دن کے دونوں اطراف یعنی صبح و شام کے اوقات میں اور کچھ رات گزرنے پر نماز پڑھا کرو اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ان لوگوں کے لیے ایک یاددہانی ہے جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں ﴿۱۱۴﴾ وَ اصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ اور آپ صبر سے کام لیجئے بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۱۱۵﴾ فَلَوۡ لَا کَانَ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اُولُوۡا بَقِیَّةٍ یَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّنۡ اَنۡجَیۡنَا مِنۡهُمۡ ۚ جو قومیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ان میں ایسے اہل خیر اور سمجھ دار لوگ کیوں نہ ہوئے جو دوسرے لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے؟ ان میں ایسے لوگ تھے مگر بہت تھوڑے، انہیں ہم نے عذاب سے بچا لیا تھا وَ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مَاۤ اُتۡرِفُوۡا فِیۡهِ وَ کَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ اور جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا، وہ اسی عیش و عشرت میں پڑے رہے جس کا سامان انہیں فراوانی سے دیا گیا تھا اور وہ سب مجرم تھے ﴿۱۱۶﴾ وَ مَا کَانَ رَبُّكَ لِیُهۡلِكَ الۡقُرٰی بِظُلۡمٍ وَّ اَهۡلُهَا مُصۡلِحُوۡنَ آپ کے رب کی یہ شان نہیں کہ وہ ان بستیوں کو ناحق ہلاک کر دے جن کے رہنے والے نیک لوگ ہوں ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا یَزَالُوۡنَ مُخۡتَلِفِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن ایسا نہیں ہے، اس لئے وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے سوائے ان لوگوں کے جن پر آپ کا رب رحم کرے وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمۡ ؕ وَ

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور انہیں تو پیدا ہی اس امتحان کے لئے کیا گیا ہے، تا کہ آپ کے رب کی وہ بات پوری ہو جائے کہ میں جہنم کو انسانوں اور جنّات سے بھر دوں گا جو انسان اور جنات اس امتحان میں کامیاب نہیں ہوں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہو گا ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ گزشتہ رسولوں کے حالات جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس سے آپ کے دل کو تسکین اور تقویت حاصل ہو جائے کہ اس سے پہلے بھی ہر رسول کو اس کی قوم نے جھٹلایا تھا لیکن بالآخر رسول اور اس کے ماننے والے ہی کامیاب ہوئے وَ جَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ مَوْعِظَةٌ وَّ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور یہ بھی کہ ان حالات کے ذریعہ آپ پر حق واضح ہو جائے اور یہ مومنین کے لئے نصیحت اور عبرت بھی ہے ﴿۱۲۰﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ اور جو لوگ ایمان نہیں لائے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ کام کرتے رہو ہم اپنی جگہ کام کر رہے ہیں ﴿۱۲۱﴾ وَ انْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اور تم بھی انتظار کرو، ہم بھی منتظر ہیں ﴿۱۲۲﴾ وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور تمام معاملات فیصلہ کے لئے بالآخر اس ہی کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، پس آپ اس ہی کی عبادت کیجئے اور اس ہی پر بھروسہ کیجئے وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور جو کچھ تم کر رہے ہو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں ہے ﴿۱۲۳﴾ رکوع [۱۰]

12: سورۃ یوسف

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
12	سُوْرَةُ يُوْسُف	مکی	12	111	12	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورت میں یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ علماء یہود نے مشرکین سے کہا تھا کہ اگر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں تو بتائیں کہ بنی اسرائیل فلسطین سے مصر کی طرف کیسے منتقل ہوئے تھے اور یوسف علیہ السلام کا قصہ کیا ہے، سو یہ سورت نازل کر کے ان کے سوال کا جواب دے دیا گیا۔۔ قرآن میں پچھلی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں ان کا مقصد محض ایک قصہ سنانا نہیں بلکہ ان کے حالات و واقعات سے عبرت حاصل کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے جتنی تفصیل درکار ہے وہ ہر قصہ میں موجود ہے۔

آیت نمبر 1 تا 10 میں حضرت یوسف علیہ السلام کے ایک خواب کا اور ان کے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نصیحت آمیز گفتگو کا تذکرہ۔ حسد کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا آپس میں مشورہ کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ الف، لام، را (ان الفاظ کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی بہتر جانتے ہیں)، یہ ایک روشن اور واضح کتاب کی آیات ہیں ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ بے شک ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تا کہ تم سمجھ سکو ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

الۡغٰفِلِیۡنَ اے پیغمبر (ﷺ)! ہم اس قرآن کے ذریعہ جو ہم نے آپ کی طرف

وحی کیا ہے، ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں اور یقیناً اس سے پہلے آپ اس واقعہ سے

بالکل بے خبر تھے ﴿۳﴾ اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ

کَوۡکَبًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ جب یوسف علیہ السلام

نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور

سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں ﴿۴﴾ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی

اِخۡوَتِکَ فَیَکِیۡدُوۡا لَکَ کَیۡدًا ؕ باپ نے کہا کہ بیٹا! یہ خواب اپنے بھائیوں کے

سامنے بیان نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے خلاف کوئی فریب آمیز کاروائی کریں

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

﴿۵﴾ وَ کَذٰلِکَ یَجۡتَبِیۡکَ رَبُّکَ وَ یُعَلِّمُکَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ وَ یُتِمُّ

نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡکَ وَ عَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ کَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤی اَبَوَیۡکَ مِنۡ قَبۡلُ

اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ ؕ اور اس خواب ہی کی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا

اور تجھے باتوں کی حقیقت تک پہنچنا سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھ پر اور اولاد یعقوب پر

پوری کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے تیرے بزرگوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحق

علیہ السلام پر پوری کر چکا ہے اِنَّ رَبَّکَ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ بلاشبہ تیرا رب سب کچھ

جاننے والا اور بہت حکمت کا مالک ہے ﴿۶﴾ؑ رکوع[۱] لَقَدۡ کَانَ فِیۡ یُوۡسُفَ وَ اِخۡوَتِهٖۤ

اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیۡنَ بے شک یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے قصہ کے

بارے میں پوچھنے والوں کے لئے بڑی ہی نشانیاں ہیں ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ
اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اور جب یوسف کے بھائیوں نے
آپس میں کہا کہ ہمارے باپ کو یوسف اور اس کا بھائی ہم سے زیادہ عزیز ہیں حالانکہ
ہم ایک طاقتور جماعت ہیں اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ یقیناً ہمارے والد صریح
غلطی پر ہیں ﴿۸﴾ اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ
وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ انہوں نے آپس میں کہا کہ اب یوسف کو یا
تو قتل کر ڈالو یا کسی دور کے علاقہ میں پھینک آؤ تاکہ تمہارا باپ صرف تمہاری ہی
طرف متوجہ رہے اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد تم سب لوگ انتہائی نیک بن جانا ﴿۹﴾
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ان میں سے ایک بھائی نے کہا کہ یوسف کو
قتل نہ کرو، اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو اسے کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دو تاکہ کوئی
ادھر سے گزرتا ہوا قافلہ اسے نکال کر لے جائے ﴿۱۰﴾

آیات نمبر 11 تا 21 میں تفصیل کہ کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے سازش تیار کی، اور پھر جنگل میں لے جاکر ایک کنوئیں میں پھینک دیا- ایک قافلہ کا ادھر سے گزرنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالنا- بالآخر مصر لے جاکر ان کو بیچ دینے کے واقعات-

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ ابا جان! کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں؟ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ آپ یوسف کو کل ہمارے ساتھ جنگل میں بھیج دیجئے تاکہ وہ خوب کھائے اور کھیلے اور یقیناً ہم اس کی ہر طرح حفاظت کریں گے ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ باپ نے کہا کہ تمہارا اسے میرے پاس سے لے جانا ہی مجھ پر شاق گزرتا ہے اور پھر مجھے یہ ڈر بھی ہے کہ کہیں تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا نہ کھا جائے ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ وہ کہنے لگے کہ ہم ایک بہت طاقتور جماعت ہیں، اگر ہماری موجودگی میں بھی اسے بھیڑیا کھا گیا تو سمجھو کہ ہم بالکل ہی نکمے ہیں ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ پھر جب وہ یوسف کو لے گئے تو سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ اسے ایک تاریک کنویں کی تہہ میں ڈال دیں وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور اس وقت ہم نے یوسف کی

طرف وحی بھیجی کہ ایک دن آئے گا جب تم سب کے سامنے انہیں ان کی یہ سازش
یاد دلاؤ گے اور اس وقت یہ لوگ تمہیں پہچان بھی نہ سکیں گے ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْٓ
اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ پھر یوسف کے بھائی رات کے وقت اپنے باپ کے پاس
روتے ہوئے آئے ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ
عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ اور کہنے لگے کہ ابا جان! یوسف کو اپنے اسباب کے
پاس چھوڑ کر ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہوگئے، اس
دوران اسے ایک بھیڑیا کھا گیا وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اور
ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں ﴿۱۷﴾
وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ اور وہ یوسف کی قمیص پر جھوٹا خون بھی لگا
لائے تھے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ یہ سن
کر یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ حقیقت یہ نہیں بلکہ تم اپنے دل سے یہ بات بنا لائے
ہو، بس اب میرے لئے صبر جمیل ہی بہتر ہے وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا
تَصِفُوْنَ اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو میں اس پر اللہ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں ﴿۱۸﴾
وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
غُلٰمٌ ؕ اسی عرصہ میں ادھر ایک قافلہ آنکلا اور انہوں نے اپنا آدمی پانی لانے کے
لئے بھیجا، جب اس نے کنوئیں میں اپنا ڈول لٹکایا تو وہ خوشی سے پکار اٹھا کہ یہ تو ایک
لڑکا نکل آیا وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ قافلہ والوں نے

اسے ایک قیمتی مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ اسے خوب
جانتا تھا ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ
الزّٰهِدِيْنَ پھر انہوں نے یوسف کو چند درہم کے عوض حقیر سی قیمت پر بیچ ڈالا اور
اس معاملہ میں انہوں نے بہت ہی قناعت پسندی کا مظاہرہ کیا ﴿۲۰﴾ رکوع[۲] وَ قَالَ
الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ اہل مصر کے جس شخص نے یوسف کو خریدا اس نے اپنی بیوی
سے کہا کہ اسے عزت کے ساتھ رکھنا، کیا عجب کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم
اسے بیٹا بنا لیں وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ٘ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ
الْاَحَادِیْثِ ؕ اس طرح ہم نے سرزمین مصر میں یوسف کے قدم جما دئے تا کہ ہم
اسے باتوں کی حقیقت تک پہنچنے کا علم سکھائیں وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور اللہ جس کام کا ارادہ کرتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے لیکن
اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے پہلے انہیں مارنے کا ارادہ
کیا پھر ان سے جان چھڑانے کے لئے انہیں ایک کنوئیں میں پھینک دیا لیکن اللہ نے اس شر کو خیر
میں بدل دیا اور یوسف علیہ السلام کو مصر پہنچا کر حکومت میں ایک اعلیٰ عہدہ عطا کر دیا ﴿۲۱﴾

آیت نمبر 22 تا 35 میں ان واقعات کا تذکرہ جب عزیز مصر کی بیوی نے انہیں اپنی طرف مائل کرنا چاہا لیکن اللہ نے انہیں معصیت سے بچالیا۔ عین موقع پر اس کے شوہر کا وہاں پہنچنا، اس عورت کا حضرت یوسف پر الزام لگانا، لیکن اس ہی کے خاندان کے ایک فرد کی تجویز پر حضرت یوسف علیہ السلام کا بے گناہ ثابت ہونا، ان واقعات کا شہر کی عورتوں میں چرچا ہونا، عزیز کی بیوی کا سب عورتوں کا اپنے گھر مدعو کرنا، دعوت کے دوران انہیں پھل اور چاقو دینا، حضرت یوسف علیہ السلام کا محفل میں آنا اور سب عورتوں کا بے خود ہو کر اپنے ہاتھ کاٹ لینا۔ عزیز مصر کی بیوی کا اپنی غلطی کا اعتراف۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بے گناہ ثابت ہونے کے باوجود انہیں قید خانہ میں ڈال دینا۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا کیا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور ہم نیک لوگوں کو ان کے اعمال کی ایسی ہی جزا دیتے ہیں ﴿۲۲﴾ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس عورت نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور ایک دن سب دروازے بند کر کے کہنے لگی کہ یوسف جلدی آؤ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ یوسف نے کہا کہ اللہ کی پناہ! تیرا شوہر میرا آقا ہے اس نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے، میں ایسا نہیں کر سکتا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ بیشک ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پاسکتے ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ چنانچہ اس عورت نے تو یوسف کا قصد کر ہی لیا تھا، وہ بھی اس عورت کا قصد کر لیتے اگر اپنے رب کی ایک نشانی نہ دیکھ لیتے كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ

السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اس طرح ہم نے انہیں اس برائی اور بے حیائی سے بچا لیا
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا
﴿۲۴﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا
الْبَابِ ؕ اور وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے تو اس عورت نے یوسف کو پیچھے
سے کھینچ کر ان کا کرتا پھاڑ ڈالا اور دونوں نے عورت کے شوہر کو دروازے کے پاس
کھڑا پایا قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ عورت نے شوہر کو دیکھتے ہی کہا کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ
برائی کا ارادہ کرے اسکی سزا اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ قید کیا جائے یا کوئی اور
دردناک سزا دی جائے؟ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ
اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ
یوسف نے کہا اس ہی نے مجھے اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور اسی وقت عورت کے
خاندان والوں میں سے ایک گواہ نے یہ شہادت دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے
پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے ﴿۲۶﴾ وَ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ
دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو یہ
عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ پھر جب اس کا کرتہ دیکھا تو پیچھے سے پھٹا ہوا تھا تو اس نے بیوی سے
کہا کہ یہ تم عورتوں کی فریب کاریوں میں سے ایک فریب کاری ہے اِنَّ كَیْدَكُنَّ

عَظِيْمٌ یقیناً تم عورتوں کا فریب بڑا خطرناک ہوتا ہے ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ
هٰذَا ٚ وَ اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ اس نے
یوسف سے کہا کہ تم اس واقعہ کو نظر انداز کردو اور اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے گناہ کی
معافی مانگ، یقیناً تو ہی خطاکاروں میں سے ہے ﴿۲۹﴾ رکوع[۳] وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي
الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ اور شہر کی عورتیں
آپس میں باتیں کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی
ہے قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اس کی محبت اس عورت
کے دل میں گھر کر گئی ہے، ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی پر ہے ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ
بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ
مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ جب عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کی
پرفریب باتیں سنیں تو ان سب کو بلا بھیجا اور ان کے لئے مسند اور تکیہ لگا دیا اور ان
میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دے دی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے
نکل آ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا
بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ پھر جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو
ششدر اور محو حیرت ہو گئیں اور ان چھریوں سے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور
بے ساختہ پکار اٹھیں کہ سبحان اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہو سکتا، یقیناً یہ تو کوئی معزز
فرشتہ ہے ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ تب عزیز کی بیوی نے کہا کہ

یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ اور بیشک میں نے اسکو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ اور اگر یہ وہ کام نہ کریگا جو میں اسے کہتی ہوں تو ضرور قید کر دیا جائے گا اور بے عزت ہو گا ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب ! جس بات کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ اگر تو نے مجھے ان کی فریب کاریوں سے نہ بچایا تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں ان کی طرف مائل ہو کر نادانوں میں نہ شامل ہو جاؤں ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ پھر اس کے رب نے اس کی دعا قبول کرلی اور ان عورتوں کے مکروفریب سے اسے بچا لیا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بے شک اللہ بڑا سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ یوسف علیہ السلام کی صداقت کی نشانیاں دیکھ لینے کے باوجود ان لوگوں نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ انہیں کچھ عرصہ کے لئے قید میں رکھا جائے ﴿۳۵﴾ رکوع [۴]

آیات نمبر 36 تا 42 میں ان واقعات کا ذکر جب قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے دو ساتھیوں کا ان کے سامنے اپنے خواب بیان کرنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو توحید کی دعوت دینا اور ان کے خواب کی صحیح تعبیر بیان کرنے کا ذکر۔

وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ یوسف علیہ السلام کے ساتھ ہی دو اور نوجوان بھی قید خانہ میں لائے گئے قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ ان میں سے ایک نے یوسف کے سامنے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں انگور سے شراب نچوڑ رہا ہوں وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ دونوں نے کہا کہ اے یوسف! ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بتائیں کیونکہ آپ ہمیں نہایت نیک آدمی نظر آتے ہیں ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں روز ملتا ہے، آج اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس کی تعبیر بتا دوں گا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ یہ خواب کی تعبیر بتا دینا ایسا علم ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ بے شک میں ان لوگوں کا دین چھوڑ چکا ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ

اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ اور میں تو اپنے باپ دادا ابراہیم علیہ السلام اور
اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے مذہب کی پیروی کرتا ہوں مَا كَانَ لَنَآ
اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ہمارے لئے یہ کسی طرح جائز نہیں کہ اللہ کے
ساتھ کسی اور چیز کو بھی شریک ٹھہرائیں ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى
النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ یہ عقیدہ توحید ہم پر اور تمام
انسانوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے لیکن اکثر لوگ اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا نہیں کرتے ﴿۳۸﴾
يٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
اے میرے قید خانہ کے ساتھیو! تم ہی بتاؤ کہ کیا الگ الگ بہت سے معبود بہتر ہیں یا
ایک اللہ جو سب پر غالب ہے ؟ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً
سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ تم لوگ
اللہ کو چھوڑ کر چند ایسے بے اصل ناموں کی پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور
تمہارے آبا و اجداد نے گھڑ لیا ہے حالانکہ اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل
نہیں کی اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ اللہ کے سوا یہاں
کسی کی فرماں روائی نہیں، اللہ کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ یہی صحیح اور سیدھا دین
ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِیْ
رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ اے قید خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک تو اپنے مالک کو شراب پلایا

کرے گا وَ اَمَّا الۡاٰخَرُ فَیُصۡلَبُ فَتَاۡکُلُ الطَّیۡرُ مِنۡ رَّاۡسِهٖ ؕ اور دوسرے کو
پھانسی دی جائے گی اور پرندے اس کے سر میں سے نوچ نوچ کر کھائیں گے قُضِیَ
الۡاَمۡرُ الَّذِیۡ فِیۡهِ تَسۡتَفۡتِیٰنِ جس بات کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے اس کا
فیصلہ ہو چکا ہے ﴿۴۱﴾ وَ قَالَ لِلَّذِیۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا اذۡکُرۡنِیۡ عِنۡدَ رَبِّكَ ۫
فَاَنۡسٰهُ الشَّیۡطٰنُ ذِکۡرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِیۡنَ اور ان
دونوں میں سے جس کی بابت یوسف نے خیال کیا کہ وہ رہائی پا جائے گا اس سے کہا کہ
اپنے آقا کے سامنے میرا بھی ذکر کرنا، لیکن شیطان نے اس کو اپنے آقا سے ذکر کرنا
بھلا دیا اور اس طرح یوسف کئی برس جیل خانے ہی میں رہے ﴿۴۲﴾ رکوع[۵]

آیات نمبر 43 تا 57 میں بادشاہ کے ایک خواب کا ذکر اور اس کی تعبیر کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کا قید خانہ سے طلب کیا جانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب کی صحیح تعبیر بتانا، بادشاہ کی طرف سے ان کو خزانوں کو محافظ مقرر کیا جانا۔

وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ اور ایک دن بادشاہ نے دربار کے لوگوں سے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک ہیں یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ اے دربار والو! اگر تم خوابوں کی تعبیر کا علم جانتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ درباریوں نے کہا کہ یہ تو محض پریشان خیالات ہیں اور ہم اس قسم کے خوابوں کی تعبیر سے واقف نہیں ﴿۴۴﴾ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور ان دونوں قیدیوں میں سے رہائی پانے والے کو ایک مدت کے بعد یوسف اور ان کی کہی ہوئی بات یاد آ گئی، سو وہ فوراً بولا کہ اگر تم مجھے قید خانہ تک جانے کی اجازت دو تو میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ پھر قید خانے میں جا کر اس

نے کہا کہ اے یوسف ! تم انتہائی سچے شخص ہو ہمیں اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات

موٹی گایوں کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات خشک،

تا کہ میں واپس جا کر دربار میں بتاؤں اور انہیں بھی تمہارے بارے میں علم ہو جائے

﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم لوگ

اگلے سات سال بدستور کھیتی باڑی کرتے رہو گے فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ

سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ پس میری نصیحت ہے کہ جب فصل کاٹنے کا

وقت آیا کرے تو جو کچھ کاٹو اسے اس کی بالیوں ہی میں لگا رہنے دو سوائے تھوڑی سی

مقدار کے جو تمہاری خوراک کے لئے ضروری ہو ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر اس کے

بعد خشک سالی کے سات سخت سال آئیں گے کہ جو غلہ تم نے پہلے سے اس عرصے

کے لئے جمع کیا ہو گا وہ سب کھا جائیں گے، بس وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم محفوظ کر

لو گے ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ

پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا کہ لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی اور خوب

بارش ہو گی اور اس سال میں لوگ پھلوں کا رس نچوڑیں گے ﴿۴۹﴾ۧ طویل مدت کی پلاننگ

دور حاضر کی اختراع سمجھی جاتی ہے لیکن اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام نے آج سے

ہزاروں سال پہلے کم و بیش اگلے چودہ سال کی پلاننگ کا خاکہ پیش کیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا

گیا۔ پلاننگ اللہ پر توکل کے خلاف نہیں۔ توکل کا مطلب ہے کہ انسان اپنی عقل و فہم کے مطابق

ہر تدبیر اختیار کرے، پھر نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔ رکوع[۶] وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ

یہ تعبیر سن کر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آوٗ فَلَمَّا جَآءَهُ
الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ
اَیْدِیَهُنَّ ؕ جب قاصد یوسف کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس
واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے چھری سے اپنے
ہاتھ کاٹ لئے تھے اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ بیشک میرا رب ان کے مکرو
فریب سے خوب واقف ہے ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ
نَّفْسِهٖ ؕ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ اس واقعہ کی کیا حقیقت ہے جب تم نے
یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ
مِنْ سُوْٓءٍ ؕ سب عورتوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے، ہم نے یوسف علیہ السلام میں کوئی
برائی نہیں دیکھی قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا
رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ اس پر عزیز کی بیوی نے کہا کہ
اب تو سچی بات ظاہر ہو ہی گئی ہے، حقیقت یہ ہے کہ میں نے ہی اس کو اپنی طرف
مائل کرنا چاہا تھا اور بیشک وہ سچا ہے ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ
اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات پوچھنے
سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم
موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کے مکر و فریب کو
کامیاب نہیں ہونے دیتا ﴿۵۲﴾

وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ میں اپنے نفس کی پارسائی کا دعویٰ نہیں کرتا، بے شک انسان کا نفس تو اسے برائی ہی پر آمادہ کرتا ہے سوائے اس کے جس پر میرے رب کی رحمت ہو اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ پھر جب یوسف علیہ السلام سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ یوسف علیہ السلام نے کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مامور کر دیجئے کیونکہ میں ایک اچھا محافظ بھی ہوں اور اس کام سے واقف بھی ہوں ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ اور اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو اس سرزمین میں اقتدار بخشا کہ جہاں چاہے اس میں اپنی جگہ بنائے نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے ایسے ہی نوازتے ہیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر دنیا میں بھی ضائع نہیں کرتے ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ اور جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ کے پابند رہے ان کے لیے آخرت کا اجر تو اس سے کہیں زیادہ بہتر ہو گا ﴿۵۷﴾ رکوع [۷]

آیات نمبر 58 تا 68 میں قحط کے زمانے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا غلہ کی تلاش میں مصر آنا اور دربار میں پیش ہونا۔ واپسی پر انہیں ہدایت کہ اگلی دفعہ اپنے آخری بھائی کو بھی ساتھ لائیں۔

وَ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ پھر قحط کے زمانے میں یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر آئے اور وہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا لیکن وہ یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ج جب یوسف علیہ السلام نے روانگی کے وقت ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ آئندہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ناپ کر پورا دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نواز بھی ہوں ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ پھر اگر آئندہ تم اس بھائی کو لے کر نہ آئے تو تمہیں غلّہ نہیں ملے گا اور نہ ہی تم میرے پاس آنا ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے باپ کو اس بات پر آمادہ کرنے کی پوری کوشش کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہم یہ کام کر لیں گے ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اور یوسف نے اپنے خدمتگاروں کو حکم دیا کہ ان لوگوں نے غلے کے عوض جو مال دیا ہے وہ ان ہی کے اسباب میں واپس رکھ دو تاکہ جب یہ اپنے اہل وعیال میں واپس

پہنچیں تو اس کو پہچان لیں اور شاید اس سے متاثر ہو کر دوبارہ واپس آئیں ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے کہ ابا جان! آئندہ ہمیں غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے، لہٰذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تاکہ ہم دوبارہ غلہ لا سکیں اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں اس کے بارے میں بھی تم پر اسی طرح اعتبار کر لوں جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف علیہ السلام کے بارے میں تم پر اعتبار کر چکا ہوں؟ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ پس اللہ ہی بہترین حفاظت فرمانے والا ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا وہ مال جو انہوں نے غلہ خریدنے کے لئے دیا تھا انہیں واپس کر دیا گیا ہے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ اس مال کو دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ابا جان! ہمیں اور کیا چاہئے یہ ہمارے غلہ کی قیمت بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے وَ نَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ اب ہم اپنے اہل عیال کے لئے دوبارہ غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں گے اور اس بھائی کے حصہ کا مزید ایک اونٹ کا غلہ لائیں گے ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ یہ غلہ جو ہم اب لائے ہیں وہ بہت تھوڑا ہے ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ یعقوب علیہ

السلام نے فرمایا کہ میں اسے ہر گز تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا جب تک تم اللہ کی قسم کھا
کر مجھ سے پختہ وعدہ نہ کرو کہ تم اسے ضرور میرے پاس واپس لے آؤ گے سوائے یہ کہ تم
گھیر لئے جاؤ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پھر جب انہوں
نے اپنا پختہ قول دے دیا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ ہمارے اس عہد و پیمان پر اللہ
نگہبان ہے ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ
مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ اور باپ نے چلتے وقت ان سے کہا کہ اے میرے بیٹو! تم سب کے سب شہر
کے ایک دروازے سے داخل مت ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا وَمَآ اُغْنِيْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ لیکن میں اللہ کی مشیئت سے تمہیں ذرہ بھر بھی نہیں بچا
سکتا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ حکم تو
بس اللہ ہی کا چلتا ہے میں نے اسی پر توکل کیا ہے، اور سب توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر
توکل کرنا چاہیے ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ پھر جب وہ شہر میں
اسی طریقہ سے داخل ہوئے جس طرح باپ نے حکم دیا تھا مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ تو یہ احتیاطی تدبیر بھی انہیں
اللہ کی مشیئت سے بچا نہ سکتی تھی یہ تو محض یعقوب علیہ السلام کے دل کی ایک خواہش تھی
جسے اس نے پورا کیا تھا وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ بلاشبہ یعقوب علیہ السلام بڑے صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے انہیں علم سے
نوازا تھا لیکن اکثر لوگ اس بات کی حقیقت کو نہیں جانتے ﴿٦٨﴾ رکوع [٨]

آیات نمبر 69 تا 79 میں یوسف علیہ السلام کے کہنے پر اگلے سال غلہ حاصل کرنے کے لئے سب بھائیوں کا دوبارہ مصر آنا۔ واپسی پر تلاشی کے دوران حضرت یوسف کے سگے بھائی کے سامان میں سے ایک پانی کے پیالہ کا برآمد ہونا اور اسے دربار میں روک لئے جانا۔

وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور جب یہ لوگ دوبارہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس ٹھہرایا اور اس سے کہا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں، ہمارے یہ بھائی جو سلوک کرتے رہے ہیں اب اس پر پریشان نہ ہونا ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ پھر جب یوسف نے بھائیوں کی روانگی کے وقت ان کا سامان تیار کر دیا تو ایک پانی پینے کا پیالہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھ دیا، پھر جب قافلہ روانہ ہوا تو شاہی خدمتگاروں میں سے ایک نے پکار کر کہا کہ اے قافلہ والو! یقیناً تم ہی چور ہو ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ قافلہ والوں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے؟ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ شاہی کارندے نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اس پیمانہ کو لے کر آئے گا اسے ایک اونٹ کے برابر غلہ انعام میں دیا جائے گا اور میں اس انعام کا ضامن ہوں ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! تم لوگ جانتے ہو کہ ہم تمہارے ملک

میں فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے اور نہ کبھی چوری کرنا ہمارا شیوہ تھا ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ کارندوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو چور کی کیا سزا ہو گی؟ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا کہ جس کے سامان میں سے وہ برتن پایا جائے خود اس کو ہی سزا کے طور پر رکھ لیا جائے كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ہم تو اپنے ہاں ایسے چوروں کو اسی قسم کی سزا دیا کرتے ہیں ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ پھر اپنے بھائی سے پہلے باقی بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی اور آخر میں اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لے کر اس میں سے پیالہ نکال لیا كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو وہ تدبیر سکھائی جس سے وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ سکتا تھا ورنہ بادشاہ مصر کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتا تھا سوائے یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور ہر صاحب علم کے اوپر اللہ کی ذات موجود ہے جس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ اس پر ان بھائیوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو کچھ عجب نہیں، کیونکہ اس کا ایک اور بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا

لَهُمْ ۚ یہ سن کر یوسف علیہ السلام خاموش ہو گئے اور ان کے سامنے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ لیکن اپنے دل میں کہا کہ تم تو چوروں سے بھی بدتر ہو اور جو الزام تم لگا رہے ہو اس کی حقیقت اللہ خوب جانتا ہے ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ ان بھائیوں نے کہا کہ اے عزیز مصر! اس کے والد بہت بوڑھے ہیں، آپ اس کو چھوڑ دیجئے اور اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لیجئے اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ بے شک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بہت نیک نفس انسان ہیں ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی پناہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس ہم نے اپنا گمشدہ مال پایا ہے اس کی جگہ کسی اور کو پکڑ لیں، اگر ایسا کیا تو ہم بڑے بے انصاف قرار پائیں گے ﴿۷۹﴾ رکوع[۹]

آیات نمبر 80 تا 93 میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا واپس جا کر اپنے باپ سے حالات بیان کرنا۔ غم سے ان کی آنکھیں سفید ہو جانا۔ یعقوب علیہ السلام کا انہیں دوبارہ واپس جا کر یوسف علیہ السلام کو تلاش کرنے کی کی ہدایت۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا دوبارہ دربار میں پہنچنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا انہیں ساری حقیقت یاد دلانا اور انہیں معاف کر دینا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے باپ کی بینائی واپس لانے کے لئے اپنی قمیض دینا اور سب کو اپنے پاس بلانا۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ پھر جب وہ یوسف علیہ السلام سے مایوس ہو گئے تو علیحدہ بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ ان میں سب سے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا تمہیں یاد نہیں کہ تمہارے باپ نے اللہ کی قسم لے کر تم سے پختہ عہد لیا تھا؟ اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں ایک کوتاہی کر چکے ہو فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ سو میں تو اس سرزمین سے ہرگز واپس نہیں جاؤں گا جب تک مجھے میرا باپ اجازت نہ دے یا پھر اللہ میرے لئے کوئی فیصلہ نہ فرما دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ تم سب اپنے باپ کے پاس جاؤ اور کہو کہ ابّا جان! آپ کے بیٹے نے وہاں جا کر چوری کی ہے وَ مَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ اور جو کچھ ہم نے دیکھا ہے وہی بیان کر رہے ہیں اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ﴿۸۱﴾ وَ سْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَ الْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے جہاں ہم ٹھہرے تھے یا اس قافلے والوں سے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں

بے شک ہم اپنے بیان میں بالکل سچے ہیں ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں، ایسا نہیں ہے بلکہ تم نے اپنے دل سے یہ ایک بات بنالی ہے لہذا اب میرے لئے صبر جمیل ہی بہتر ہے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ لیکن مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ ایک دن ان سب کو میرے پاس لے آئے گا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ بیشک وہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے ﴿۸۳﴾ وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ اور یعقوب علیہ السلام ان کے پاس سے چلے گئے اور افسوس سے کہنے لگے کہ ہائے یوسف!، شدت غم سے روتے روتے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا سینہ غم سے لبریز تھا ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ بیٹے کہنے لگے کہ بخدا! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کئے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے غم میں قریب المرگ ہو جائیں یا اپنے آپ کو ہلاک کر دیں ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اپنے اضطراب اور غم کی فریاد صرف اللہ سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اے میرے بیٹو! تم پھر واپس جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر ہی ہوا کرتے ہیں ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا

بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ آخرکار جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے واپس یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کہا کہ اے عزیز! ہم اور ہمارے اہل وعیال بڑی سختی کے دن گزار رہے ہیں اور اس دفعہ غلہ خریدنے کے لئے ہم بہت تھوڑا مال لا سکے ہیں لیکن آپ ہمیں اس کے عوض پورا غلہ دیجئے اور اس کے علاوہ ہمیں اپنی طرف سے خیرات بھی دیجئے اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو بہت اچھا اجر دیتا ہے ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے نادانی میں مبتلا ہو کر یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ بھائیوں نے کہا کہ کیا واقعی تم یوسف ہو؟ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ٘ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بلاشبہ اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اور تکالیف پر صبر کرتا ہے تو اللہ ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ بھائیوں نے کہا کہ بخدا! اس میں شک نہیں کہ اللہ نے تمہیں ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بیشک ہم ہی خطاکار تھے ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ آج کے دن تم پر کچھ عتاب وملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ بس اب تم میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو ان کی بصارت واپس لوٹ آئے گی وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور پھر اپنے سب اہل وعیال کو لے کر میرے پاس آجاؤ ﴿۹۳﴾ ع

رکوع [۱۰]